آیات نمبر 46 تا 56 میں یہ وضاحت کہ جس عذاب کی دھمکی انہیں دی جا رہی ہے، صرف اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ کب آئے گا۔ جس عذاب کو یہ جلدی چاہتے ہیں کیا ان لوگوں نے اس سے بچنے کا کوئی انتظام کر لیا ہے۔ روز قیامت عذاب سے رہائی کے لئے ظالم لوگ اس دنیا کے برابر بھی فدیہ دینا چاہیں گے تو قبول نہیں کیا جائے گا۔

وَ اِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِىْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم جس عذاب کا وعدہ ان لوگوں سے کر رہے ہیں، خواہ وہ آپ کی آنکھوں کے سامنے نازل کر دیں یا آپ کی وفات کے بعد، بہر حال ان سب کو ہمارے ہی پاس واپس لوٹ کر آنا ہے، اور اللہ ان تمام کاموں کا شاہد ہے جو یہ لوگ کر رہے ہیں ﴿۴۶﴾ وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ اور ہر اُمّت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِىَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ پھر جب ان کا رسول آجاتا ہے تو اس اُمّت کا فیصلہ پورے انصاف کے ساتھ چکا دیا جاتا ہے اور ان پر ذرا بھی ظلم نہیں کیا جاتا ﴿۴۷﴾ وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اور یہ کافر پوچھتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ کہ اس عذاب کا وعدہ کب پورا ہوگا ﴿۴۸﴾ قُلْ لَّاۤ اَمْلِكُ لِنَفْسِىْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ آپ فرما دیجئے کہ میں تو اپنے لئے بھی کسی نقصان اور فائدے کا اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ کی مشیت ہو لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ ہر ایک اُمّت کے لئے وقت کی ایک میعاد مقرر ہے اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا

يَسۡتَاۡخِرُوۡنَ سَاعَةً وَّلَا يَسۡتَقۡدِمُوۡنَ جب اس اُمّت کی مقررہ میعاد پوری ہو جاتی ہے تو نہ ایک لمحہ آگے ہو سکتی ہے نہ ایک لمحہ پیچھے ﴿۴۹﴾ قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ اَتٰىكُمۡ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوۡ نَهَارًا مَّاذَا يَسۡتَعۡجِلُ مِنۡهُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ آپ فرما دیجئے کہ یہ تو بتاؤ کہ اگر اللہ کا عذاب رات کو یا دن میں کسی وقت نازل ہو جائے تو تم کیا کرو گے؟، آخر عذاب میں ایسی کیا چیز ہے کہ مجرم لوگ اس کو جلدی مانگ رہے ہیں ﴿۵۰﴾ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ ؕ آٰلۡـٰٔنَ وَ قَدۡ كُنۡتُمۡ بِهٖ تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ کیا جب وہ عذاب واقع ہو جائے گا تو اس وقت تم یقین کرو گے؟ اس وقت کہا جائے گا کہ اب اس پر ایمان لاتے ہو حالانکہ تم ہی اس عذاب کی جلدی کیا کرتے تھے عذاب کو دیکھ کر فرعون بھی ایمان لے آیا تھا لیکن اس وقت ایمان قبول نہیں کیا جاتا ﴿۵۱﴾ ثُمَّ قِيۡلَ لِلَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا ذُوۡقُوۡا عَذَابَ الۡخُلۡدِ ۚ پھر ظالم لوگوں سے کہا جائے گا کہ اب اس دائمی عذاب کا مزا چکھو هَلۡ تُجۡزَوۡنَ اِلَّا بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡسِبُوۡنَ کیا آج تمہیں تمہارے اعمال کے علاوہ کسی اور چیز کا بدلہ دیا جائے گا؟ ﴿۵۲﴾ وَيَسۡتَنۡۢبِـُٔوۡنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؔؕ اے پیغمبر (ﷺ)! یہ لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا واقعی جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں وہ سچ ہے؟ قُلۡ اِىۡ وَرَبِّىۡۤ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ؔؕ وَمَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِيۡنَ آپ کہہ دیجئے کہ ہاں! میرے رب کی قسم یہ بالکل سچ ہے اور تم اللہ کو کسی طرح عاجز نہ کر سکو گے ﴿۵۳﴾ ع رکوع [۵] وَلَوۡ اَنَّ لِكُلِّ نَفۡسٍ ظَلَمَتۡ مَا فِى الۡاَرۡضِ لَافۡتَدَتۡ بِهٖ ؕ اس دن ظلم کرنے والے ہر انسان کے پاس اگر روئے

زمین کی تمام دولت بھی ہو تو اس عذاب سے بچنے کے لیے وہ اسے فدیہ میں دینے پر آمادہ ہو جائے گا وَ اَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الۡعَذَابَ‌ۚ جب وہ اس عذاب کو دیکھیں گے تو دل ہی دل میں اپنی ندامت و پشیمانی کو چھپائیں گے وَ قُضِىَ بَيۡنَهُمۡ بِالۡقِسۡطِ وَ هُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ اور ان کے ساتھ مکمل حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور ان پر کسی طرح کا ظلم نہیں کیا جائے گا ﴿۵۴﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ‌ؕ آگاہ رہو! آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ ہی کی ملکیت ہے اَلَاۤ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ لٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ یاد رکھو! اللہ کا وعدہ بالکل سچا ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے ﴿۵۵﴾ هُوَ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ وَ اِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ وہی زندگی عطا کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور اسی کی طرف تم سب کو واپس لوٹ کر جانا ہے ﴿۵۶﴾

آیت نمبر 57

آیات نمبر 57 تا 64 میں تلقین کہ قرآن اللہ کی طرف سے نصیحت اور اہل ایمان کے لئے ہدایت ورحمت ہے۔ مشرکین نے اپنی طرف سے جو چیزیں حلال و حرام ٹھہرالی ہیں وہ غلط ہیں۔ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کو تسلی کہ اللہ ہر وقت تمہارے ساتھ ہے، اللہ سے کوئی چیز مخفی نہیں ہے۔ اہل ایمان کے لئے اس دنیا میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَتۡكُمۡ مَّوۡعِظَةٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى الصُّدُوۡرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ اے لوگو! بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو سراسر نصیحت ہے، یہ سینوں کے امراض کی شفا ہے اور ایمان والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے قرآن دل کی بیماریوں مثلاً شرک اور کفر کا عقیدہ، حسد، بغض، خود غرضی، بخل، لالچ وغیرہ کے لیے شفا کا کام دیتا ہے جو شخص قرآن پڑھتا اور اس پر عمل کرتا ہے یہ روگ از خود اس کے دل سے دور ہو جاتے ہیں ﴿۵۷﴾ قُلۡ بِفَضۡلِ اللّٰهِ وَبِرَحۡمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلۡيَفۡرَحُوۡا ؕ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ کہہ دیجئے کہ یہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے باعث نازل ہوا ہے پس مسلمانوں کو چاہئے کہ اس پر خوشیاں منائیں هُوَ خَيۡرٌ مِّمَّا يَجۡمَعُوۡنَ یہ قرآن ان ساری چیزوں سے بہتر ہے جنہیں وہ جمع کرتے ہیں قرآن پڑھنا، سیکھنا، سکھانا اور اس پر عمل کرنا مال و دولت جمع کرنے سے بہت بہتر ہے ﴿۵۸﴾ قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ مَّاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ لَكُمۡ مِّنۡ رِّزۡقٍ فَجَعَلۡتُمۡ مِّنۡهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ اے پیغمبر (ﷺ)! ان لوگوں سے

دریافت کیجئے کہ کیا تم نے کبھی اس بات پر بھی غور کیا کہ جو رزق اللہ نے تمہارے لئے اتارا تھا تم نے اس میں سے خود ہی بعض چیزوں کو حرام اور بعض چیزوں کو حلال ٹھہرا لیا؟ قُلۡ آٰللّٰہُ اَذِنَ لَکُمۡ اَمۡ عَلَی اللّٰہِ تَفۡتَرُوۡنَ آپ ان سے دریافت کیجئے کہ کیا اللہ نے تمہیں ایسا کرنے کا حکم دیا تھا یا تم اللہ پر بہتان باندھ رہے ہو؟ ﴿۵۹﴾ وَمَا ظَنُّ الَّذِیۡنَ یَفۡتَرُوۡنَ عَلَی اللّٰہِ الۡکَذِبَ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ اور جو لوگ اللہ پر جھوٹا بہتان لگا رہے ہیں ان کا روز قیامت کے بارے میں کیا خیال ہے؟ اِنَّ اللّٰہَ لَذُوۡ فَضۡلٍ عَلَی النَّاسِ وَلٰکِنَّ اَکۡثَرَہُمۡ لَا یَشۡکُرُوۡنَ اللہ تو انسانوں پر فضل ہی کرنے والا ہے لیکن ان کی اکثریت شکر کرنے والی نہیں ہے ﴿۶۰﴾ع رکوع[۶] وَمَا تَکُوۡنُ فِیۡ شَاۡنٍ وَّمَا تَتۡلُوۡا مِنۡہُ مِنۡ قُرۡاٰنٍ وَّلَا تَعۡمَلُوۡنَ مِنۡ عَمَلٍ اِلَّا کُنَّا عَلَیۡکُمۡ شُہُوۡدًا اِذۡ تُفِیۡضُوۡنَ فِیۡہِ ؕ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ کسی بھی کام میں مشغول ہوں یا قرآن میں سے کچھ تلاوت کر رہے ہوں اور اے لوگو! تم بھی جب کوئی عمل کرتے ہو تو اس سارے عمل کے دوران ہم تم پر گواہ و نگہبان ہوتے ہیں وَمَا یَعۡزُبُ عَنۡ رَّبِّکَ مِنۡ مِّثۡقَالِ ذَرَّۃٍ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَلَاۤ اَصۡغَرَ مِنۡ ذٰلِکَ وَلَاۤ اَکۡبَرَ اِلَّا فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ زمین اور آسمان میں کوئی ایک ذرہ برابر چیز بھی ایسی نہیں جو آپ کے رب سے چھپی رہ سکے، اور ایک ذرہ سے بھی چھوٹی یا اس سے بڑی کوئی چیز بھی ایسی نہیں جس کی تفصیل لوح محفوظ میں درج نہ ہو ﴿۶۱﴾ اَلَاۤ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ یاد رکھو، جو

لوگ اللہ کے دوست ہیں ان پر نہ تو کسی قسم کا خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ﴿۶۲﴾

الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ كَانُوۡا يَتَّقُوۡنَ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور اس کے بعد

پرہیز گاری اختیار کر کے گناہوں سے بچتے رہے ﴿۶۳﴾ لَهُمُ الۡبُشۡرٰى فِى الۡحَيٰوةِ

الدُّنۡيَا وَفِى الۡاٰخِرَةِ ؕ ان لوگوں کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے

اور آخرت میں بھی لَا تَبۡدِيۡلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ اللہ کے فرمان اٹل ہیں کبھی بدلنے

والے نہیں ذٰ لِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ درحقیقت یہی بہت بڑی کامیابی ہے ﴿۶۴﴾

آیات نمبر 65 تا 70 میں بیان کہ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا مالک اللہ ہی ہے۔ یہ مشرک اپنے جھوٹے معبودوں کی نہیں بلکہ اپنے گمان کی پیروی کر رہے ہیں۔ اللہ کی کوئی اولاد نہیں، وہ اس قسم کی باتوں سے بے نیاز ہے۔ یہ مشرکین دنیا میں چند روز فائدہ اٹھالیں پھر بالآخر اللہ ہی کے سامنے پیش ہونا ہے۔

وَلَا يَحۡزُنۡكَ قَوۡلُهُمۡ ۘ اِنَّ الۡعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيۡعًا ؕ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ اے پیغمبر (ﷺ)! ان کافروں کی باتیں آپ کو رنجیدہ نہ کر دیں، بیشک تمام عزت و غلبہ اللہ ہی کے اختیار میں ہے، وہ سب کچھ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے ﴿٦٥﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ ؕ آگاہ ہو جاؤ! آسمانوں اور زمین کی ساری مخلوقات اللہ ہی کی ملکیت ہیں وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنۡ يَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنۡ هُمۡ اِلَّا يَخۡرُصُوۡنَ اور وہ لوگ جو اللہ کے سوا دوسرے شریکوں کو پکارتے ہیں وہ ان شریکوں کی پیروی نہیں کر رہے بلکہ اپنے چند بے بنیاد خیالات کی پیروی کر رہے ہیں اور یہ سب ان کی محض قیاس آرائیاں ہیں ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ الَّيۡلَ لِتَسۡكُنُوۡا فِيۡهِ وَالنَّهَارَ مُبۡصِرًا ؕ وہ اللہ ہی تو ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی تا کہ تم اس میں آرام کر سکو اور دن کو روشن بنا دیا کہ اس میں کام کاج کر سکو اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّسۡمَعُوۡنَ بے شک اس رات دن کے بنانے میں ان لوگوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں جو حق بات سننے کی صلاحیت رکھتے ہیں ﴿٦٧﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبۡحٰنَهٗ ؕ

هُوَ الۡغَنِىُّ‌ؕ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ؕ یہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ کی اولاد ہے، حالانکہ وہ اس سے پاک ہے اور اس قسم کی تمام باتوں سے بے نیاز ہے بلکہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، وہی سب کا مالک ہے اِنۡ عِنۡدَكُمۡ مِّنۡ سُلۡطٰنٍۢ بِهٰذَا‌ ؕ کیا تمہارے پاس اس بے بنیاد دعویٰ کا کوئی ثبوت موجود ہے اَتَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ کیا تم اللہ کے ذمہ ایسی بات لگاتے ہو جس کا تمہیں خود بھی علم نہیں ﴿۶۸﴾ قُلۡ اِنَّ الَّذِيۡنَ يَفۡتَرُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ لَا يُفۡلِحُوۡنَ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ ان سے کہہ دیجئے کہ جو لوگ اللہ پر جھوٹا بہتان باندھتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے ﴿۶۹﴾ؕ مَتَاعٌ فِى الدُّنۡيَا ثُمَّ اِلَيۡنَا مَرۡجِعُهُمۡ ثُمَّ نُذِيۡقُهُمُ الۡعَذَابَ الشَّدِيۡدَ بِمَا كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ ان کے لئے دنیا میں چند روزہ عیش کا سامان ہے پھر آخرکار ان کو ہماری طرف ہی واپس لوٹنا ہے پھر ہم اس کفر کے بدلے میں جو وہ کرتے رہے تھے ان کو سخت عذاب کا مزا چکھائیں گے ﴿۷۰﴾ع رکوع [۷]

آیات نمبر 71 تا 82 میں نوح علیہ السلام سے لے کر موسیٰ علیہ السلام تک کے انبیاء اور ان کی قوموں کا احوال۔ نوح علیہ السلام کی قوم کی تکذیب اور طوفان کا عذاب۔ موسیٰ علیہ السلام کا فرعون کے دربار میں پہنچنا اور جادوگروں سے مقابلہ۔

وَ اتۡلُ عَلَیۡہِمۡ نَبَاَ نُوۡحٍ ۘ اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِہٖ یٰقَوۡمِ اِنۡ کَانَ کَبُرَ عَلَیۡکُمۡ مَّقَامِیۡ وَ تَذۡکِیۡرِیۡ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَعَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلۡتُ اور آپ ان کے سامنے نوح علیہ السلام کا قصہ بیان فرمائیے جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم! اگر تمہیں میرا یہاں رہنا اور احکام الٰہی سنا کر نصیحت کرنا ناگوار گزرتا ہے تو سن لو کہ میرا بھروسہ تو اللہ ہی پر ہے فَاَجۡمِعُوۡۤا اَمۡرَکُمۡ وَ شُرَکَآءَکُمۡ ثُمَّ لَا یَکُنۡ اَمۡرُکُمۡ عَلَیۡکُمۡ غُمَّۃً ثُمَّ اقۡضُوۡۤا اِلَیَّ وَ لَا تُنۡظِرُوۡنِ سو اب تم سب لوگ اپنے بنائے ہوئے شریکوں کے ساتھ مل کر میرے خلاف جو فیصلہ کرنا ہے وہ کر لو، پھر اپنی تدبیر پر اچھی طرح سوچ بچار کر لو تاکہ اس میں کوئی خامی نہ رہ جائے پھر جو کچھ میرے خلاف کرنا ہے وہ کر گزرو اور مجھے ذرا بھی مہلت نہ دو ﴿۷۱﴾ فَاِنۡ تَوَلَّیۡتُمۡ فَمَا سَاَلۡتُکُمۡ مِّنۡ اَجۡرٍ ؕ پھر اس پر بھی اگر تم نے میری نصیحت سے منہ پھیر لیا ہے تو سن لو کہ میں نے تم سے کوئی معاوضہ تو طلب نہیں کیا اِنۡ اَجۡرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ ۙ وَ اُمِرۡتُ اَنۡ اَکُوۡنَ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ میرا اجر تو صرف اللہ ہی کے ذمہ ہے اور مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اس کے فرمانبرداروں میں شامل رہوں ﴿۷۲﴾ فَکَذَّبُوۡہُ فَنَجَّیۡنٰہُ وَ مَنۡ مَّعَہٗ فِی الۡفُلۡکِ وَ جَعَلۡنٰہُمۡ خَلٰٓئِفَ وَ اَغۡرَقۡنَا الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا ۚ اس پر بھی ان کی قوم ان کی تکذیب ہی کرتی رہی پھر ہم نے نوح علیہ السلام کو اور جو لوگ ان کے ساتھ کشتی میں سوار تھے سب کو طوفان

سے بچالیا اور انہی لوگوں کو زمین میں جانشین بنا دیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کی
تکذیب کی تھی ان سب کو طوفان میں غرق کر دیا فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الۡمُنۡذَرِيۡنَ تو دیکھ لو کہ اللہ کے عذاب سے ڈرائے جانے کے باوجود نہ ماننے والے لوگوں
کا کیا انجام ہوا ﴿۷۳﴾ ثُمَّ بَعَثۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوۡمِهِمۡ فَجَآءُوۡهُمۡ
بِالۡبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوۡا لِيُؤۡمِنُوۡا بِمَا كَذَّبُوۡا بِهٖ مِنۡ قَبۡلُ‌ؕ پھر نوح علیہ السلام کے
بعد ہم نے کتنے ہی رسولوں کو ان کی اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجا، یہ رسول ان کے پاس
روشن نشانیاں لے کر آئے مگر جن لوگوں نے ابتدا ہی میں انکار کر دیا تھا، وہ نشانیاں دیکھنے
کے بعد بھی ایمان نہ لائے كَذٰلِكَ نَطۡبَعُ عَلٰى قُلُوۡبِ الۡمُعۡتَدِيۡنَ جو لوگ سرکشی
میں حد سے گزر جاتے ہیں ہم اسی طرح ان کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں ﴿۷۴﴾ ثُمَّ بَعَثۡنَا
مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ مُّوۡسٰى وَ هٰرُوۡنَ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَ مَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسۡتَكۡبَرُوۡا وَ
كَانُوۡا قَوۡمًا مُّجۡرِمِيۡنَ پھر ان رسولوں کے بعد ہم نے موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ
السلام کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا مگر انہوں نے
تکبر کیا اور وہ سب بڑے مجرم لوگ تھے ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الۡحَـقُّ مِنۡ عِنۡدِنَا
قَالُوۡۤا اِنَّ هٰذَا لَسِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ پھر جب ان کے پاس ہماری طرف سے بھیجی ہوئی
واضح نشانیاں پہنچ گئیں تو وہ کہنے لگے کہ یہ تو کھلا جادو ہے ﴿۷۶﴾ قَالَ مُوۡسٰٓى اَتَقُوۡلُوۡنَ
لِلۡحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمۡ‌ؕ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ جب حق بات تمہارے سامنے آ
گئی تو تم کہتے ہو کہ یہ جادو ہے اَسِحۡرٌ هٰذَا ؕ وَلَا يُفۡلِحُ السّٰحِرُوۡنَ کیا یہ جادو
ہے؟ اور جان لو کہ جادوگر کبھی کامیابی نہیں پاسکتے ﴿۷۷﴾ قَالُوۡۤا اَجِئۡتَنَا لِتَلۡفِتَنَا

عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِ ؕ انہوں نے جواب دیا کہ کیا تم اس غرض سے ہمارے پاس آئے ہو کہ جس دین پر ہم نے اپنے باپ دادا کو چلتے ہوئے پایا ہے، اس سے ہمیں برگشتہ کردو اور یہ کہ تم دونوں بھائیوں کو اس ملک میں سرداری مل جائے؟ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ہم ہرگز تمہاری بات ماننے والے نہیں ہیں ﴿٧٨﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ اور فرعون نے اپنے درباریوں سے کہا کہ تمام ماہر جادوگروں کو میرے سامنے حاضر کرو ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ پھر جب وہ جادوگر آگئے تو موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا کہ جو کچھ تمہیں پھینکنا ہے وہ پھینکو ﴿٨٠﴾ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ پھر جب ان جادوگروں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں زمین پر ڈال دیں تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تم جو کچھ بنا کر لائے ہو، دراصل یہ جادو ہے اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اور یقیناً اللہ اس کو ابھی نیست و نابود کر دے گا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ بے شک اللہ مفسدوں کے کام کبھی نہیں سنوارتا ﴿٨١﴾ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ وہ اپنے حکم سے حق کو حق ثابت کر دکھاتا ہے خواہ مجرموں کو ناگوار ہی کیوں نہ لگے ﴿٨٢﴾ ع رکوع [٨]

آیات نمبر 83 تا 93 میں موسیٰ علیہ السلام کا احوال۔ بنی اسرائیل کو نماز قائم کرنے کا حکم۔ موسیٰ علیہ السلام کی فرعون کے حق میں بد دعا اور اس کی قبولیت۔ بنی اسرائیل کی فرعون سے نجات اور موت کے وقت فرعون کا ایمان لانا۔ یہ تمام واقعات ایک طرف منکرین کے لئے عبرت کا سامان اور دوسری طرف رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کو تلقین کہ جس طرح کے حالات تمہیں پیش آ رہے ہیں ایسے ہی حالات اس سے پیشتر انبیاء اور ان کے ساتھیوں کو آ چکے ہیں۔ ہر دفعہ نتیجہ ایک ہی تھا کہ رسول اور اس کے ماننے والے کامیاب ہوئے اور منکرین ناکام ہوئے۔

فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰۤى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَ مَلَاۡىِٕهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ پھر اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام پر اس کی قوم کے چند نوجوانوں کے سوا کوئی بھی ایمان نہ لایا وہ بھی ڈرتے تھے کہ فرعون اور اس کے سردار انہیں کسی مصیبت میں نہ ڈال دیں وَ اِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِی الْاَرْضِ ۚ وَ اِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ اور واقعہ یہ ہے کہ فرعون ملک میں بڑا غلبہ رکھتا تھا اور بے شک وہ حد سے بڑھ جانے والوں میں سے تھا ﴿۸۳﴾ وَ قَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ اور موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! اگر تم لوگ اللہ پر ایمان لے آئے ہو تو اسی پر بھروسہ رکھو اگر واقعی تم اس کے فرمانبردار ہو ﴿۸۴﴾ فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ اس پر انہوں نے کہا کہ ہم اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَ نَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ اور دعا کی کہ اے ہمارے رب! ہمیں اس ظالم قوم کا تختہ مشق نہ بنا اور اپنی رحمت سے ہمیں اس کافر قوم سے نجات عطا فرما ﴿۸۶﴾ وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰى وَ اَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا

بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّ اجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام اور اس کے بھائی ہارون علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ مصر میں اپنی قوم کی عبادت کے لئے کچھ مکانات مقرر کرلو اور اپنے گھر کو قبلہ بنا کر نماز قائم کرو اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دو ﴿۸۷﴾

وَ قَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَ مَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّ اَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ

اور موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے ہمارے رب! بیشک تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو اس دنیا کی زندگی میں بہت سا اسبابِ زینت اور مال و دولت دے رکھا ہے، کیا تو نے انہیں یہ سب کچھ اس لئے دیا ہے کہ یہ لوگوں کو تیرے راستے سے گمراہ کریں؟

رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَ اشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ

اے ہمارے رب! بس اب ان کے مال و دولت اور ساز و سامان کو برباد کردے اور ان کے دلوں کو اور زیادہ سخت کردے کہ اب وہ کسی طرح ایمان نہ لائیں یہاں تک کہ دردناک عذاب اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں ﴿۸۸﴾

قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَ لَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

اللہ نے فرمایا کہ تم دونوں کی دعا قبول کرلی گئی سو اب تم دونوں اپنے حال پر ثابت قدم رہنا اور ان لوگوں کے طریقہ کی پیروی نہ کرنا جو علم نہیں رکھتے ﴿۸۹﴾

وَ جٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَ جُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّ عَدْوًا ؕ

اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر کے پار گزار دیا پھر فرعون اور اس کے لشکر نے ظلم و زیادتی کے ارادے سے ان کا تعاقب کیا

حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا

اِسۡرَآءِيۡلَ وَ اَنَا مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ یہاں تک کہ جب وہ ڈوبنے لگا تو کہنے لگا کہ اب مجھے یقین آگیا کہ جس معبود پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں اور اب میں بھی فرمانبرداروں میں شامل ہوتا ہوں ﴿۹۰﴾ آٰلۡـٰٔنَ وَ قَدۡ عَصَيۡتَ قَبۡلُ وَ كُنۡتَ مِنَ الۡمُفۡسِدِيۡنَ اسے جواب دیا گیا کہ اب ایمان لاتا ہے حالانکہ اس سے پہلے تو ہمیشہ نافرمانی کرتا رہا اور تو بڑے مفسدوں میں سے تھا؟ ﴿۹۱﴾ فَالۡيَوۡمَ نُنَجِّيۡكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوۡنَ لِمَنۡ خَلۡفَكَ اٰيَةً ؕ پس آج ہم تیری لاش کو بچالیں گے تاکہ تو اپنے بعد آنے والوں کے لئے عبرت آموز نشانی بن جائے وَ اِنَّ كَثِيۡرًا مِّنَ النَّاسِ عَنۡ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوۡنَ اور حقیقت یہ ہے کہ اکثر لوگ ہماری نشانیوں سے غفلت ہی برتتے ہیں ﴿۹۲﴾ رکوع [۹] وَ لَقَدۡ بَوَّاۡنَا بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ مُبَوَّاَ صِدۡقٍ وَّ رَزَقۡنٰهُمۡ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ اور بلاشبہ ہم نے بنی اسرائیل کو رہنے کے لئے بہت اچھا ٹھکانا دیا اور انہیں پاکیزہ چیزوں کا رزق عطا کیا کہ فلسطین میں آباد کر دیا فَمَا اخۡتَلَفُوۡا حَتّٰى جَآءَهُمُ الۡعِلۡمُ ؕ پھر انہوں نے باہم اس وقت اختلاف کیا جبکہ ان کے پاس صحیح بات کا علم آچکا تھا اِنَّ رَبَّكَ يَقۡضِىۡ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فِيۡمَا كَانُوۡا فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ یقیناً آپ کا رب قیامت کے دن ان کے مابین ان باتوں کا فیصلہ کر دے گا جن میں وہ اختلاف کرتے رہے ﴿۹۳﴾

آیت نمبر 94

آیات نمبر 94 تا 103 میں مسلمانوں کو تلقین کہ مخالفین کا شور و غوغا تمہیں قرآن کے بارے میں شک میں نہ ڈال دے، نیک اہل کتاب بھی اس کے گواہ ہیں۔ اس کو جھٹلانے والے گمراہی میں اتنے دور جا چکے ہیں کہ اب عذاب دیکھے بغیر ایمان نہیں لائیں گے۔ لیکن جب عذاب نازل ہو جائے تو اس وقت ایمان لانا قابل قبول نہیں ہوتا۔ انسانی تاریخ میں صرف یونس علیہ السلام کی قوم ایسی ہے کہ عذاب کے آثار دیکھنے کے بعد ان کی توبہ قبول کر لی گئی۔ جو لوگ گمراہی میں دور نکل جائیں انہیں بڑی سے بڑی نشانی بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْـَٔلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ پھر اگر آپ کو اس کتاب کے بارے میں کچھ شک ہو جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے تو آپ ان لوگوں سے پوچھ لیجئے جو آپ سے پہلے نازل کی گئی کتابوں کو پڑھتے رہتے ہیں لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ بلاشبہ آپ کے پاس آپ کے رب کی جانب سے سچی کتاب آئی ہے سو آپ ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں ﴿۹۴﴾ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ اور نہ ان لوگوں میں شامل ہوں جنھوں نے اللہ کی آیتوں کی تکذیب کی، ورنہ آپ بھی نقصان اٹھانے والوں میں ہو جائیں گے بظاہر خطاب رسول اللہ (ﷺ) سے ہے لیکن اس کے اصل مخاطب وہ تمام مشرکین، منافقین اور اہل کتاب ہیں جن کے دل میں قرآن کے بارے مختلف شکوک و شبہات تھے ﴿۹۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَلَوْ

جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ یقیناً جن لوگوں پر آپ کے
رب کا فرمان صادق آ چکا ہے، خواہ ساری نشانیاں بھی ان کے سامنے آ جائیں وہ کبھی
ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ دردناک عذاب اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں جو
لوگ حق واضح ہونے کے باوجود اندھے اور بہرے بنے رہتے ہیں اللہ ان کے دلوں پر مہر کر دیتا
ہے، جس کے بعد ان کو ایمان کی توفیق نصیب نہیں ہوتی ﴿۹۷﴾ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ
فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ؕ پھر کیا ایسی کوئی مثال ہے کہ ایک بستی
عذاب دیکھ کر ایمان لائی ہو اور اس کا ایمان اس کے لیے نفع بخش ثابت ہوا ہو،
سوائے قوم یونس کے ؟ قوم یونس کے علاوہ کوئی ایسی قوم نہیں جو عذاب دیکھ کر ایمان لائی ہو
اور وہ عذاب سے بچ گئے ہوں لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ مگر جب وہ ایمان لے آئے تو ہم نے
دنیا کی زندگی میں ان سے رسوائی کا عذاب دور کر دیا اور ایک مدت تک کے لئے انہیں
سامان زندگی سے فائدہ اٹھانے کا موقع دے دیا ﴿۹۸﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي
الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ؕ اور اگر آپ کا رب چاہتا تو جتنے لوگ زمین میں موجود
ہیں سب کے سب ایمان لے آتے اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا
مُؤْمِنِيْنَ تو کیا آپ لوگوں کو اس بات پر مجبور کریں گے کہ وہ مومن ہو جائیں ؟ یہ
دنیاوی زندگی امتحان ہے، یہاں کسی کو ایمان لانے کے لئے مجبور نہیں کیا جا سکتا ﴿۹۹﴾ وَمَا كَانَ
لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ حالانکہ کسی شخص کے لئے یہ ممکن نہیں کہ

وہ اللہ کے اذن کے بغیر ایمان لے آئے وَ یَجۡعَلُ الرِّجۡسَ عَلَی الَّذِیۡنَ لَا یَعۡقِلُوۡنَ اللہ تعالیٰ ان ہی لوگوں کو کفر کی گندگی میں مبتلا رکھتا ہے جو عقل سے کام نہیں لیتے جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں صراط مستقیم پر چلا، اللہ ان کو ہدایت سے نواز دیتا ہے لیکن جو لوگ نافرمانی پر اصرار کرتے ہیں انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیتا ہے ﴿۱۰۰﴾ قُلِ انۡظُرُوۡا مَاذَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ آپ کہہ دیجئے کہ ذرا دیکھو کہ آسمانوں اور زمین میں کیا کیا عجائبات ہیں وَ مَا تُغۡنِی الۡاٰیٰتُ وَ النُّذُرُ عَنۡ قَوۡمٍ لَّا یُؤۡمِنُوۡنَ لیکن جو لوگ ایمان لانا ہی نہیں چاہتے ان کے لئے یہ سب نشانیاں اور عذاب سے ڈرانے والے پیغمبر سب بے فائدہ ہیں ﴿۱۰۱﴾ فَهَلۡ یَنۡتَظِرُوۡنَ اِلَّا مِثۡلَ اَیَّامِ الَّذِیۡنَ خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ اب کیا یہ لوگ ایسے ہی برے دنوں کا انتظار کر رہے ہیں جو ان سے پہلے لوگوں پر گزر چکے ہیں قُلۡ فَانۡتَظِرُوۡۤا اِنِّیۡ مَعَكُمۡ مِّنَ الۡمُنۡتَظِرِیۡنَ آپ کہہ دیجئے کہ پھر تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ نُنَجِّیۡ رُسُلَنَا وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا كَذٰلِكَ ۚ پھر جب ایسا وقت آتا ہے تو ہم اپنے رسولوں کو عذاب سے بچا لیتے ہیں اور اسی طرح ان لوگوں کو بھی جو ایمان لائے ہوں حَقًّا عَلَیۡنَا نُنۡجِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ہم نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ ایسے وقت میں تمام مومنوں کو بچا لیں ﴿۱۰۳﴾ ع رکوع [۱۰]

آیات نمبر 104 تا 109 میں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اعلان کہ میں اللہ کے علاوہ کسی اور کی عبادت نہیں کر سکتا کہ تمام نفع و نقصان اسی کے ہاتھ میں ہے۔ جو شخص ایمان لے آئے گا اس کا فائدہ اسی کو پہنچے گا اور یہ کہ رسول کا کام صرف پیغام پہنچا دینا ہوتا ہے، وہ کسی کے ایمان کا ذمہ دار نہیں۔ آخری فیصلہ اللہ ہی کا ہو گا کہ وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے

قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ شَكٍّ مِّنۡ دِيۡنِىۡ فَلَاۤ اَعۡبُدُ الَّذِيۡنَ تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلٰـكِنۡ اَعۡبُدُ اللّٰهَ الَّذِىۡ يَتَوَفّٰٮكُمۡ ۖۚ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اے لوگو! اگر تم میرے دین کے بارے میں کسی شک میں مبتلا ہو تو سن لو کہ میں ان کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو، بلکہ میں تو اس اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہاری جان قبض کرتا ہے وَاُمِرۡتُ اَنۡ اَكُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اور مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں صرف ایمان والوں میں شامل رہوں ﴿۱۰۴﴾ وَاَنۡ اَقِمۡ وَجۡهَكَ لِلدِّيۡنِ حَنِيۡفًا ۚ وَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ اور مجھے یہ حکم بھی دیا گیا ہے کہ یکسو ہو کر اپنا رخ اللہ کے دین کی طرف کر لو اور ہرگز مشرکوں میں سے نہ ہونا ﴿۱۰۵﴾ وَلَا تَدۡعُ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنۡفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ اور اللہ کے سوا کسی ایسی چیز کو نہ پکاریں جو نہ آپ کو کچھ فائدہ پہنچا سکتی ہے اور نہ نقصان فَاِنۡ فَعَلۡتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيۡنَ اگر آپ نے ایسا کیا تو یقیناً ظالم اور نافرمانوں میں شامل ہو جائیں گے ﴿۱۰۶﴾ وَاِنۡ يَّمۡسَسۡكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ اور اگر اللہ آپ کو کوئی

تکلیف پہنچانا چاہے تو اُس کے سوا کوئی اِس تکلیف کا دور کرنے والا نہیں وَ اِنۡ یُّرِدۡكَ بِخَیۡرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضۡلِهٖ ؕ اور اگر وہ آپ کو کوئی فائدہ پہنچانا چاہے تو کوئی اس کے فضل کو روکنے والا نہیں یُصِیۡبُ بِهٖ مَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ ؕ وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے فضل کرے وَ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ وہ تو بڑا ہی بخشنے والا اور ہمیشہ رحم کرنے والا ہے ﴿۱۰۷﴾ قُلۡ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَكُمُ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكُمۡ ۚ آپ فرما دیجئے کہ اے لوگو! بلاشبہ تمہارے رب کی جانب سے حق بات تم تک پہنچ چکی ہے فَمَنِ اهۡتَدٰی فَاِنَّمَا یَهۡتَدِیۡ لِنَفۡسِهٖ ۚ پس جو ہدایت کی راہ اختیار کرے گا تو اپنے ہی فائدے کے لئے کرے گا وَ مَنۡ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیۡهَا ۚ اور جو گمراہی کی راہ اختیار کرے گا تو وہ اپنا ہی نقصان کرے گا وَ مَاۤ اَنَا عَلَیۡكُمۡ بِوَكِیۡلٍ اور میں تم پر نگران مقرر نہیں ہوں رسول کا کام صرف پیغام پہنچا دینا ہے، وہ لوگوں کے اعمال کا ذمہ دار نہیں ہے ﴿۱۰۸﴾ وَ اتَّبِعۡ مَا یُوۡحٰۤی اِلَیۡكَ وَ اصۡبِرۡ حَتّٰی یَحۡكُمَ اللّٰهُ ۚۖ وَ هُوَ خَیۡرُ الۡحٰكِمِیۡنَ اے پیغمبر (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)! آپ کی طرف جو حکم بھیجا جائے آپ اس کا اتباع کیجئے اور صبر کرتے رہیں یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ صادر فرمادے، اور وہی سب فیصلہ کرنے والوں میں بہترین فیصلہ کرنے والا ہے ﴿۱۰۹﴾ رکوع [۱۱]

11: سورۃ ھود

ترتیبِ تلاوت	نام سورہ	مکی / مدنی	تعداد رکوع	آیات	پارہ شمار	نام پارہ
11	سُوۡرَۃُ هُوۡد	مکی	10	123	11 12	يَعۡتَذِرُوۡنَ، وَمَا مِنۡ دَآبَّةٍ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

آیات نمبر 1 تا 11 میں وضاحت کہ قرآن کی آیات پہلے جامع الفاظ میں نازل ہوئیں پھر بتدریج تفصیلات بیان کی گئیں، ان سب کا مقصد یہ ہے کہ لوگ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں۔ رسول کا کام صرف اللہ کا پیغام پہنچا دینا ہوتا ہے۔ اللہ ہر ظاہر اور چھپی ہوئی چیز کو جانتا ہے، وہ تو سینے کے بھید تک جانتا ہے۔ زمین کے ہر جاندار کا رزق اللہ کے ذمہ ہے۔ اسی نے یہ آسمان اور زمین چھ ادوار میں پیدا کئے۔ یہ کفار قرآن کو جادو کہتے ہیں۔ جب ہمارا عذاب آجائے گا تو پھر اسے کوئی روک نہیں سکتا۔ جب ہم کسی انسان سے کوئی نعمت واپس لے لیتے ہیں تو وہ ناشکرا بن جاتا ہے اور اگر کسی تکلیف کے بعد نعمت عطا کر دیں تو تکبر کرنے لگتا ہے۔

الٓرٰ ۟ كِتٰبٌ اُحۡكِمَتۡ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتۡ مِنۡ لَّدُنۡ حَكِيۡمٍ خَبِيۡرٍ ۙ الف، لام، را (حقیقی معنی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں) یہ وہ کتاب ہے جس کی آیات اپنے مطالب و دلائل میں بڑی مستحکم ہیں پھر انہیں بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور یہ سب کچھ ایک بڑی حکیم اور باخبر ہستی کی جانب سے کیا گیا ہے ﴿۱﴾ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِىۡ لَـكُمۡ مِّنۡهُ نَذِيۡرٌ وَّبَشِيۡرٌ ۙ جس کا مقصد یہ کہ تم اللہ

کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، بے شک میں اللہ کی طرف سے برے انجام سے ڈرانے
والا اور اس کے انعام کی خوشخبری دینے والا ہوں ﴿۲﴾ وَّ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ
ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ يُؤْتِ كُلَّ ذِيْ
فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ اور اپنے رب سے استغفار کرو پھر اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ تو وہ
ایک خاص مدت تک تمہیں اچھا سامان زندگی دے گا اور زیادہ عمل کرنے والے کو
اپنے فضل سے بہت زیادہ اجر دے گا وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ
يَوْمٍ كَبِيْرٍ لیکن اگر تم نے روگردانی کی تو میں تمہارے بارے میں ایک بہت
بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ﴿۳﴾ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ تم سب کو اللہ ہی کی طرف واپس لوٹ کر جانا ہے اور وہ ہر چیز پر پوری
طرح قادر ہے ﴿۴﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ دیکھو، یہ
لوگ اپنے سینے کو جھکا کر دوہرا کر لیتے ہیں تاکہ اس سے چھپ جائیں اَلَا حِيْنَ
يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ۚ تو سن لو کہ جس
وقت وہ اپنے جسم کو کپڑے سے ڈھانپ لیتے ہیں وہ تو اس وقت بھی ان سب باتوں کو
جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ
بے شک وہ تو سینہ کے اندر کی پوشیدہ باتوں کو بھی جانتا ہے ﴿۵﴾

وَ مَا مِنۡ دَآبَّةٍ فِی الۡاَرۡضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزۡقُهَا وَ یَعۡلَمُ مُسۡتَقَرَّهَا وَ مُسۡتَوۡدَعَهَا ؕ زمین میں چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمے نہ ہو اور وہ تو اس کے مستقل قیام کی جگہ کو اور اس کے امانتاً رکھے جانے کی جگہ کو بھی جانتا ہے مستقر سے مراد وہ جگہ ہے جہاں انسان اس دنیا میں رہتا ہے اور مستودع سے مراد اس کے دفن ہونے کی جگہ ہے کُلٌّ فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ ہر ایک چیز کی تفصیل کتاب مبین یعنی لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے ﴿۶﴾ وَ هُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ فِیۡ سِتَّةِ اَیَّامٍ وَّ کَانَ عَرۡشُهٗ عَلَی الۡمَآءِ لِیَبۡلُوَکُمۡ اَیُّکُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ اور وہ اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ ادوار میں بنایا اور اس وقت اس کا عرش پانی پر تھا، اس تخلیق کا مقصد یہ ہے کہ وہ تم کو آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے عمل کرنے والا ہے چھ ایام اور پانی پر عرش کی حقیقت صرف اللہ ہی جانتا ہے وَ لَئِنۡ قُلۡتَ اِنَّکُمۡ مَّبۡعُوۡثُوۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِ الۡمَوۡتِ لَیَقُوۡلَنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ اے پیغمبر (ﷺ)! اگر آپ ان سے کہتے ہیں کہ تم سب مرنے کے بعد زندہ کئے جاؤ گے تو کافر قرآن کی اس بات کو سن کر کہتے ہیں کہ یہ قرآن تو صرف ایک کھلا جادو ہے ﴿۷﴾ وَ لَئِنۡ اَخَّرۡنَا عَنۡهُمُ الۡعَذَابَ اِلٰۤی اُمَّةٍ مَّعۡدُوۡدَةٍ لَّیَقُوۡلُنَّ مَا یَحۡبِسُهٗ ؕ اور اگر ہم ایک محدود مدت تک ان سے عذاب کو مؤخر کر دیں تو یہ لوگ طنزیہ انداز میں کہنے لگتے ہیں کہ کس چیز نے اس عذاب کو روک رکھا ہے؟ اَلَا یَوۡمَ یَاۡتِیۡهِمۡ لَیۡسَ مَصۡرُوۡفًا عَنۡهُمۡ وَ حَاقَ بِهِمۡ مَّا

كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ آگاہ ہو جاؤ! کہ جس دن عذاب آجائے گا تو پھر کسی طرح
واپس ہونے والا نہیں ہے اور پھر وہ عذاب، جس کا یہ مذاق اڑا رہے ہیں ان کو ہر
طرف سے گھیر لے گا رکوع [۸] ﴿۸﴾ وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ
نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَـُٔوْسٌ كَفُوْرٌ اگر ہم انسان کو اپنی کسی نعمت کا ذائقہ چکھا
ئیں اور پھر اس نعمت کو اس سے واپس لے لیں تو وہ بہت مایوس اور بڑا ناشکر ہو جاتا ہے
﴿۹﴾ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ
عَنِّيْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ اور اگر ہم اسے کسی تکلیف پہنچانے کے بعد نعمت اور
آرام کا مزہ چکھا دیتے ہیں تو کہتا ہے کہ اب تو سب سختیاں مجھ سے دور ہو گئیں اور وہ
اترانے والا اور شیخی مارنے والا بن جاتا ہے ﴿۱۰﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ مگر ہاں صبر کرنے والے اور
نیک عمل کرنے والے لوگ ایسے نہیں ہوتے، ایسے ہی لوگوں کے لئے بڑی مغفرت
اور بڑا اجر ہے وہ تکلیف اور آرام ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں ﴿۱۱﴾

آیات نمبر 12 تا 16 میں رسول اللہ ﷺ کو تسلی کہ مشرکین کے رویہ اور معجزات دکھانے کے مطالبے سے دل برداشتہ نہ ہوں۔ رسول کا کام صرف لوگوں کو خبردار کرنا ہے۔ اگر یہ کفار سمجھتے ہیں کہ یہ قرآن انسان کا بنایا ہوا ہے تو وہ اور ان کے معبود ایسی دس سورتیں بنا کر دکھا دیں۔ جو لوگ دنیا کی زندگی کے طالب ہیں انہیں ان کے اعمال کا صلہ اس دنیا ہی میں دے دیا جاتا ہے، پھر آخرت میں ان کے لئے آگ کے سوا کچھ نہیں۔ ایک نور بصیرت رکھنے والا شخص منکرین کے برابر نہیں ہو سکتا، منکرین کا ٹھکانہ جہنم ہی ہو گا

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَ ضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْ لَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌؕ اے پیغمبر (ﷺ)! کافروں کے یہ کہنے پر کہ "اس رسول پر کوئی خزانہ کیوں نہیں نازل ہوا؟ یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا"، یقیناً آپ کو دِلی تکلیف پہنچتی ہے، لیکن اس کے باوجود یہ کیسے ممکن ہے کہ جو قرآن آپ کے پاس بذریعہ وحی آتا ہے اس کا کوئی حصہ آپ چھوڑ دیں اور لوگوں کو نہ سنائیں اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ آپ کا کام تو صرف لوگوں کو خبردار کر دینا ہے اور ہر چیز کا پورا اختیار تو صرف اللہ ہی کے پاس ہے ﴿۱۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُؕ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ قرآن اس پیغمبر (ﷺ) نے خود بنا لیا ہے؟ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّ ادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ آپ فرما دیجئے کہ اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو ایسی دس سورتیں ہی بنا لاؤ اور اس کام میں اپنی مدد کے لئے اللہ کے سوا جس کسی کو بھی بلا سکتے ہو اسے بلا لو ﴿۱۳﴾ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ

فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ پھر اگر یہ لوگ آپ کی بات قبول نہ کریں تو سمجھ لو کہ یہ قرآن اللہ ہی کے علم سے نازل کیا گیا ہے اور یہ بھی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ پھر کیا تم اس امرِ حق کے آگے سرِ تسلیم خم کرتے ہو؟ ﴿۱۴﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَ هُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ جو لوگ صرف دنیا کی زندگی اور اس کی زیب وزینت کے طالب ہوں ہم ان کے اعمال کا بدلہ انہیں اسی زندگی میں عطا کر دیتے ہیں اور دنیا میں انکی حق تلفی نہیں کی جاتی ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں آتش جہنم کے سوا اور کچھ نہیں اور جو عمل انہوں نے دنیا میں کئے سب برباد ہو گئے اور جو کچھ وہ کرتے رہے سب ضائع ہو گیا وہ لوگ جو اللہ اور آخرت پر یقین نہیں رکھتے، وہ اسی انجام سے دوچار ہوں گے ﴿۱۶﴾